بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

رمضان المبارک کے اختتام کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو زرّیں نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍مارچ 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس رمضان میں سے گزرے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُس نے ہم میں سے اکثر کو روزے رکھنے اور عبادات کی توفیق دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے کہ صرف رمضان کے روزے رکھنے اور عبادات سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ تم نے مستقل میرے عابد بننا ہے۔ پس جن لوگوں کو اس رمضان میں عبادات کی توفیق ملی ہے ان کا اب یہ فرض ہے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں، اس کے لیے دعا بھی کریں اور کوشش بھی۔

جس طرح رمضان اہم ہے، اسی طرح ہر نماز اور جمعہ اہم ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے تو بابرکت ہے، ایسا نہیں! ہر جمعہ اہم اور بابرکت ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھیجا اور ہمیں انہیں ماننے کی توفیق ملی ہے، آپؑ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ کس طرح ہم ایک اچھے مومن اور آنحضرت ﷺ کے ایک اچھے امتی بن سکتے ہیں۔ آپؑ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ مَیں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم میری اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا، اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرمایا: مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے کشتی نوح، اس کتاب کو بار بار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو پاک ہو گیا، جب اس پر عمل کرو گے تب ہی فائدہ ہو گا۔ ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت سے ہیں، مگر کیا درحقیقت وہ ایسے ہیں؟ کیا وہ حق رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے امتی کہلا سکیں؟ ہر گز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر پورا عمل کرے۔

آپؑ نے فرمایا کہ اس جماعت میں اگر داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ جماعت میں داخل ہونے کے بعد تکلیفیں بھی پہنچتی ہیں۔ اگر تکلیفیں نہ پہنچیں تو ثواب کیونکر ہے۔ پیغمبرِ خدا ﷺ نے مکّے میں تیرہ برس تک دکھ اٹھائے اور تمہیں تو پتا ہی نہیں کہ اس زمانے کی تکلیفیں کیا تھیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ تکلیفیں تو پہنچتی ہی ہیں مگر جب یہ تکلیفیں آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کو پہنچ رہی تھیں اس وقت بھی آنحضرت ﷺ نے صبر کی تعلیم دی۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ آخر دشمن فنا ہو گیا۔ تم دیکھو گے کہ یہ جو شریر لوگ ہیں، یہ اُس وقت نظر نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ اس جماعت کو دنیا میں پھیلائے گا، یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب جماعت وسیع ہو جائے گی تو یہ خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ یہی دنیا میں اُصول رہا ہے اور یہی ہم نے نبیوں کی جماعت کی تاریخ دیکھی ہے۔

حضورؓ نے فرمایا کہ صبر بھی ایک عبادت ہے...ہماری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے، صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تقویٰ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو تاریخ بتاتی ہے کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے، صحابہؓ پر بھی ایسا زمانہ آیا...جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر آپؑ نے حقوق العباد کے متعلق فرمایا کہ آپس میں مِل جُل کے بیٹھو، جس قدر تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ ایک جگہ آپؑ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ ہر طرف ضلالت اور غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کے دَور میں کون سا ذریعہ ہے جو برائی کی طرف لے جانے کے لیے استعمال نہیں ہو رہا، ایسے دَور میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان گناہوں کی راہ سے بچنے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ تقویٰ ایسی شے نہیں جو صرف منہ سے حاصل ہو جائے، بلکہ شیطان بہکاتا ہے اور تقویٰ کرنے والوں کو بھی پتا ہوتا ہے۔ اسی سے انسان کی کمزوری کا معلوم ہوتا ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے والوں کو بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانا پڑتا ہے، یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کو یقین ہو کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ فرمایا کہ متقی بننے کے لیے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے کہ زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو، اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ مگر صرف اتنا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس کے مقابلے میں اچھے اخلاق پیدا ہوں تو پھر اصل تقویٰ ہے۔

نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لیے جو دیگر چیزیں ضروری ہیں اُن میں لوگوں کے ساتھ مروّت سے پیش آنا، خوش خلقی دکھانا، ہمدردی کرنا، پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھانا، ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا خدا تعالیٰ خود متولی ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود

فرماتا ہے کہ اُن پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ وہ نیک لوگوں کا ہی کفیل بنتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھو اور اس کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں۔ اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی نیکیاں پیش کی جائیں اور اُس کا حق ادا کیا جائے اور اس کے لیے سب سے اعلیٰ چیز نماز ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں سے ہم گزرے، نمازوں کی حالت میں سے ہم گزرے، نیکیوں کی حالت سے ہم گزرے، اب ان کو رمضان کے بعد جاری رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لیے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں، زکوٰۃ صاحبِ مال کو دینی پڑتی ہے، وہ بھی ایک نیکی ہے، مگر نماز ہے کہ ہر ایک حیثیت کے آدمی کو پانچ وقت ادا کرنی پڑتی ہے، اسے ہر گز ضائع نہ کرو، اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے ادا کرو کہ مَیں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لے۔

حضورؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے اسی بات کی ضرورت ہے کہ اُن کا ایمان بڑھے، اللہ تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو، کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت لگتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت بالخیرات کے لیے جوش نہ ہو تو ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ فرمایا: ہماری جماعت میں تو وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے اور جو محض نام رکھ کر تعلیم کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور کوئی آدمی محض نام لکھوانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اُس تعلیم کے مطابق کرو جو دی جاتی ہے۔ فرمایا کہ اعمال پَروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لیے پرواز نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت سے کیا مراد ہے؟ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس سے یہی مراد ہے کہ اپنے والدین اور اپنی جورو اور اپنی اولاد اور اپنے نفس ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ اسی لیے قرآن کریم میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجے کی محبت سے یاد کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس رمضان میں جہاں ہم نے اعلیٰ اخلاق اور عبادات کی طرف توجہ کی ہے تو یہ توجہ اب سارا سال جاری رہنی چاہیے، یہ کوشش رمضان کے ساتھ ختم نہیں ہونی چاہیے بلکہ سارا سال جاری رہنی چاہیے۔ جب یہ کوشش سارا سال جاری رہے گی تو تب ہی ہم اُس مقصد کو پانے والے ہو سکتے ہیں جو ہماری پیدائش کا حقیقی مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے، میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی

زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں، میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور الرحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے، تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایک گاؤں میں ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ مگر جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔

حضورِ انور نے خطبے کے آخر میں فرمایا کہ پس آجکل جو دنیا کے حالات ہیں ان میں ہم خاص طور پر جہاں اپنے آپ کو، اپنی نسلوں کو اور دنیا کو بچانے کے لئے کوشش کریں اور توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کریں آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کریں وہاں اس کے لئے ہمیں اپنے آپ میں ایک خاص تبدیلی مستقل طور پر پیدا کرنی ہوگی اور مستقل دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہوگا تاکہ ہم اپنے آپ کو بھی محفوظ کر سکیں اور دنیا کو بھی محفوظ رکھ سکیں کیونکہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا کی اصلاح کے لئے سامان پیدا کر سکتا ہے کہ ان کے دلوں کو پھیر دے اور اس تباہی سے وہ بچ سکیں اور تباہی آنی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر مؤمنوں کو ایمان والوں کو اس سے بچائے اور اس کے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال سے ہم اپنے اعمال اس نہج پر ڈھالیں اس طرح ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر ہمیشہ رہے۔ خدا کرے کہ ہم اس بات کا حقیقی ادراک بھی حاصل کرنے والے ہوں کہ کس طرح ہم نے اپنی عبادتوں کو زندہ رکھنا ہے کس طرح ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے کس طرح ہم نے تقویٰ پر چلنا ہے کس طرح ہم نے اعلیٰ اخلاق دکھانے ہیں کس طرح ہم نے توحید کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور کس طرح ہم نے دنیا کو تباہی سے بچانا ہے کس طرح اپنے آپ کو دنیا کی تباہی اور حملوں سے بچانا ہے اور جب یہ چیزیں ہوں گی اور یہ ہمارے اندر احساس پیدا ہوگا تو پھر ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں گے۔ خدا کرے کہ ہم یہ بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ رمضان ہمارے لئے برکتوں کا باعث بننے والا ہو۔ ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے برکات سے نوازے اور ہمارے رمضان کے آنے والے آئندہ دن اور پورا سال اور اگلے رمضان تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کے بندوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔